مسلمانوں کا انحطاط یا حالت مسلم پر ایک نظر

عبدالحلیم عارف پرتاپگڈھی متعلم جماعت ثالثہ دارالحدیث رحمانیہ

آج مسلمان ہندوستان ونیز دیگر ممالک میں ذلیل کیوں نظر آرہے ہیں کیا یہی مسلمان کسی وقت تمام دنیا میں حاکم نہ تھے دنیا ان سے تھراتی نہ تھی کیا ان سے لوگ لرزہ باندام نہیں رہا کرتے تھے۔ کیا مسلمانوں سے ہندو خوف نہ کھایا کرتے تھے۔ کیا عرب چین ——— مصر فلسطین ودیگر ممالک میں حکومت نہیں کرتے تھے۔ آج غیر اقوام کے غلام بنکر کیوں ذلت اٹھا رہے ہیں۔ غیر قومیں ترچھی نگاہوں سے کیوں دیکھتی ہیں دراصل بات یہ ہے کہ انھوں نے احکام خداوندی اور اقوال رسول پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔ خدا نے تو یہ فرمایا واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامو اور آپس میں کسی قسم کا بھی تفرقہ نہ ڈالو مسلمانو! آپس میں اتحاد واتفاق کی بنیاد قائم کرو۔ اور رسول اکرم کی سنت کو جو کہ ساڑھے تیرہ سو برس پہلے تھی ویسے ہی زندہ کرڈالو۔ کیا تاریخوں اور دیگر کتب کے مطالعے سے آپ کو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ہم آپس میں پھوٹ اور اختلاف پیدا کرکے اور جنگ وجدال کے باعث تباہی وبربادی کے منازل طے کررہے ہیں۔ بغیر کسی جرم کے کفار کے ہاتھوں شہید کردیئے . . . .

جارہے ہیں غیر اقوام ہمیشہ سے اسی سعی پیہم میں ہیں کہ مسلمانوں کو کسی طرح صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح نیست ونابود کردیا جائے۔ اور ہمارے حقوق کو پامال کررہے ہیں۔ بے گناہ زندہ جلائے جارہے ہیں۔ ہاں اگر پھوٹ وفرقہ بندی کو جڑسے اکھاڑدیں تو یقیناً آج مسلمان اسی حالت میں نظر آئیں گے اسی لباس سے ملبوس ہونگے جس سے پہلے تھے۔ اسلام میں پورے طریقے سے اپنے آپ کو شامل کردیں اس طرح سے کہ اسلام کے جملہ احکام کے سامنے سرتسلیم خم کردیں اور کسی حکم میں بالکل چون وچرا نہ کریں۔ مبلغین اپنی تقاریر وتحریروں سے ہم تک خداوند قدوس کے احکام اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو پہنچا رہے ہیں۔ لیکن آج ہم دنیاوی امور میں ایسے منہمک ہوگئے ہیں کہ ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ بانی اسلام کا جو کہ ایک ادنیٰ سا نام لیوا ہے پھٹے پرانے کپڑے پہنتا تھا اور فقیروں کی طرح راہ سے گذرتا تھا۔ پھر بھی کسی کی اتنی ہمت نہ ہوتی تھی کہ اس غریب کی طرف ترچھی نگاہ سے دیکھ لیں۔ بڑے بڑے رؤسا، اور امرا کنارہ سے دبکر نکلا کرتے تھے۔ لیکن حیف اصد حیف! آج معاملہ برعکس نظر آتا ہے مسلمانوں کی حالت حددرجہ انحطاط پذیر ہوتی جارہی ہے۔ مسلمان جانتے ہیں کہ ہم اپنی فرقہ بندی کی وجہ سے کسقدر دبے چلے جارہے ہیں لیکن اس پستی کو زائل کرنیکی کوشش نہیں کرتے۔ اے کاش اگر آج مسلمان اپنی حالت کو درست کرلیں تو دیکھیں کہ مخالفین اسلام کی کھوئی ذلت کی وجہ سے پست نظر آئے گی اور پھر وہی قوت وسطوت عود کر آئیگی جو آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے تھی۔ جس سے قیصر وکسریٰ لرزہ باندام رہا کرتے تھے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے قرآن وحدیث کو پس پشت ڈالدیا ہے۔ جو جو کام مسلمانوں کے تھے آج غیر اقوام اسپر عمل پیرا ہیں مثلاً یتیموں کے ساتھ سلوک کرنا جو حقوق یتیم بچوں کے مسلمانوں پر تھے ان کے حقوق کو

پامال کر دیا ہی نہیں بلکہ ان کے مال کو ایسی بے دردی سے اڑاتے ہیں کہ جس کو بیان کرنے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں چاہئے تو یہ تھا کہ مسلمان ان کی اعانت کرتے اللہ نے فرمایا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل۔ تجارت کرنا تو کام مسلمانوں کا تھا رفق و نرمی سے پیش آنا اور اطاعت رسول مسلمانوں ہی کا کام تھا۔ مسلمانوں کو چاہیے تھا بیع و شری کیوقت گاہک سے خندہ پیشانی اختیار کرتے لیکن ایسی بداخلاقی برتتے ہیں کہ جس سے انکا ہی نقصان نہیں بلکہ قوم مسلمان پر ایک زبردست دھبہ آتا ہے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجسمہ اخلاق تھے کفار آپ کے ساتھ بداخلاقی سے پیش آتے تھے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق کو ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ مسلمانوں سے کہا جاتا ہے کہ سود نہ کھاؤ۔ یا ایہا الذین امنوا لا تاکلوا الربوا۔ لیکن مسلمان سود کھاتے ہیں۔ اور سود دینے میں تو سب سے بڑھے ہوئے ہیں۔

مسلمانوں نے اگر اپنی حالت درست نہ کی تو اندیشہ ہے کہ ان پر غیر اقوام غلبہ نہ حاصل کرلیں۔ جب ہم خود غفلت سے بیدار ہو جائیں گے تو خدائے ذوالجلال ہماری کمزور حالت کو بہتر حالت کی طرف تبدیل کر دے گا جب تک ہم خود اپنی حالت کو درست نہ کریں گے۔ اس وقت تک اللہ بھی ہماری حالت کو ہرگز درست نہ کرے گا۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی + نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

مسلمان مساوات کو صول بیٹھے فرقہ بندی کوئی چیز نہیں ہے۔ ارشاد ربانی ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ خدا کے نزدیک مکرم بندہ وہی ہے جس میں زہد و تقوی ہو ع اب مسلموں کی حالت بدتر جہاں میں سب سے۔

کیا ایمان کے بعد عمل صالح ضروری ہے؟

(مولوی امام الدین صاحب مظفر نگری متعلم دار الحدیث رحمانیہ)

خداوند تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو انواع و اقسام کے انعامات سے سرفراز فرمایا کہ وہ اپنی دنیاوی زندگی کو آرام و آسائش کے ساتھ بسر کرسکیں نیز دنیاوی چیزوں سے لطف اندوز ہوں۔ ان چیزوں کے ساتھ صرف اس غرض سے تاکہ بندہ خدا کی عطا کی ہوئی نعمتوں کا شکریہ ادا کرے اور ساتھ ہی اس شکریہ کے عوض میں جنت کا امیدوار بن جائے اور اپنے آپ کو صحیح معنوں میں اس کا بندہ شمار کرلے۔ اپنے پسندیدہ مذہب اسلام کو لوگوں کے لئے دین قرار دیا ان الدین عند اللہ الاسلام ساتھ ہی ساتھ اس امر کو بھی ظاہر کر دیا گیا کہ مذہب اسلام کے پیرو کار کو آخرت میں آرام آسائش سے نوازا جائیگا اس جگہ یہ بات قابل غور ہے کہ خداوند تعالیٰ نے جو مذہب لوگوں کے لئے پسند فرمایا ہے اور اس کے صلہ میں جنت کا وعدہ کیا آیا اس پر صرف ایمان لانا کافی ہے یا دخول جنت کے لئے ایمان کے ساتھ عمل بھی